کارروائی اجتماعات جماعت اسلامی

سنہ ۱۳۶۶ھ
۱۹۴۷ء

از قیم جماعت اسلامی

جنوری ۴۷ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ اس سال جماعت اسلامی کا اجتماع عام پٹنہ صوبہ بہار میں منعقد ہوگا، نیز جنوبی اور وسط ہند کے حلقہ وار اجتماعات، اجتماع عام کے بعد متصلاً ہی منعقد کئے جائیں گے اور صرف شمال مغربی ہند کا حلقہ وار اجتماع اکتوبر تک ملتوی رہے گا۔ پٹنہ کے اجتماع عام کے لیے ۴، ۵، ۶ اپریل ۴۷ء کی تاریخیں بھی مقرر کر دی گئی تھیں۔ مگر اس کے بعد پنجاب، صوبہ سرحد اور بہار میں فسادات کا سلسلہ شروع ہوگیا جس کی وجہ سے شمالی ہندوستان کے بیشتر رقبے میں ابتری پھیل گئی، ذرائع آمد و رفت بیشتر منقطع اور بقیہ پرخطر اور غیر محفوظ ہوگئے اور جہاں فساد بالفعل واقع نہ ہوا وہاں کے حالات بھی پرسکون و پرامن نہ رہے۔ اس لیے امیر جماعت نے مقامی ارکان شوریٰ اور دوسرے مقامی ارکان جماعت کے مشورے سے فیصلہ کیا کہ پٹنہ صوبہ بہار کا اجتماع عام منسوخ کر دیا جائے اور اس کے بجائے ہندوستان کے چاروں حلقوں کے الگ الگ سالانہ حلقہ وار اجتماعات اپریل اور مئی ۴۷ء میں کر لیے جائیں۔ چنانچہ اس اعلان کے مطابق ہر حلقے کے الگ الگ اجتماعات منعقد کیے گئے اور ان کی مفصل کارروائی درج ذیل ہے۔

حلقہ مغربی و وسط ہند بمقام ٹونک بتاریخ ۱۷، ۱۸ اپریل ۴۷ء

حلقہ مغربی و وسط ہند (راجپوتانہ، سی پی، برار، بمبئی اور ریاست ہائے وسط ہند) کا اجتماع ٹونک

میں ۱۷-۱۹ اپریل ۵۳ء کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مرکز سے امیر جماعت اور قیم جماعت شریک ہوئے۔ شہر بمبئی، کلیان، جانگاؤں، دوراجی، جوناگڑھ، گودہرا، جامنیر، آکولہ، بینا، جھانسی، اندور، بھوپال، الور، گوالیار، بیتول، جبل پور، ٹونک، سرونج، نیاہڑہ، جے پور، سوائی مادھوپور اور اجمیر سے ارکان اور ہمدرد حضرات سوا سو سے زائد تعداد میں تشریف لائے۔ اجتماع کی مفصل کارروائی درج ذیل ہے:-

۱۷ اپریل بروز پنجشنبہ اس روز تین اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے دوپہر تک، دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر سے نماز عصر تک اور تیسرا اجلاس عصر سے مغرب تک۔ یہ تینوں اجلاس خاص اجلاس تھے اس لیے اجتماع گاہ کے بجائے قیام گاہ کے ہال میں منعقد کیے گئے۔ ان تینوں اجلاسوں میں امیر جماعت نے ہر مقام کے ارکان اور ہمدردوں سے مقام وار ملاقات کی۔ ان سے مقامی حالات بتفصیل معلوم کیے اور ہر مقام کے مناسب حال آئندہ کام کے لیے ہدایات دیں۔ امیر جماعت کی ان ہدایات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

۱- حلقہ راجپوتانہ، سی۔ پی، ریاست ہائے وسط ہند اور برار سے ارکو الگ کرکے ریاست حیدرآباد کے قیم کے حلقے میں شامل کردیا جائے اور بقیہ حلقے کے مندرجہ ذیل پانچ ڈویژن بنا دیے جائیں:

(۱) ٹونک ڈویژن جس میں ٹونک، سوائی مادھوپور، جے پور، الور اور اجمیر شامل ہوں گے۔

(۲) جھانسی ڈویژن جس میں جھانسی، بھوپال، بینا، سرونج، اٹارسی اور ہردہ شامل ہوں گے۔

(۳) اندور ڈویژن جس میں اندور، مہو، رتلام اور اجین وغیرہ شامل ہوں گے۔

(۴) جوناگڑھ ڈویژن جس میں جوناگڑھ، چوروارڈ، دوراجی وغیرہ شامل ہوں گے۔

(۵) جامنیر ڈویژن جس میں جامنیر، بھوساول، جلگاؤں اور مالیگاؤں شامل ہوں گے

۲- ان ڈویژنوں کے ارکان اور ہمدرد حضرات آپس میں گہرا ربط اور تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں، وقتاً فوقتاً آپس میں ملتے اور مراسلت کرتے رہیں اور کم سے کم ہر تین ماہ میں ایک مرتبہ کسی مناسب مقام پر سہ ماہی اجتماعات منعقد کرکے اپنے گذشتہ کام کا جائزہ اور آئندہ منظم کام کے لیے پروگرام بنا لیا کریں۔ نیز ایسی صورتیں سوچیں اور تدابیر اختیار کریں جن سے باہم تعاون میں آسانی ہو اور آپس میں

زیادہ سے زیادہ یکجہتی پیدا ہو۔

۳۔ اس پورے حلقے (بجز برار) کے انچارج اور قیم جناب محمد یوسف صاحب صدیقی (نزد مسجد غزل، محلہ قافلہ، ٹونک راج) بدستور رہیں گے اور مذکورہ ڈویژنوں میں ڈویژنل اجتماعات کے انچارج علی الترتیب جناب محمد یوسف صاحب صدیقی، جناب افضل حسین صاحب (گورنمنٹ نارمل سکول، جھانسی)، مولانا محمد رفیع صاحب (محلہ طہار پلٹن، مکان نمبر ۳۔ اندور سٹی)، حکیم عبدالواحد صاحب (محلہ ملاواڑ جوناگڑھ) اور جناب خورشید احمد زبیری صاحب (جامنیر ضلع مشرقی خاندیش) ہوں گے۔

تمام مقامی جماعتیں، حلقہ ہائے ہمدرداں، منفرد ارکان اور ہمدرد اپنی ماہوار رپورٹیں اور ڈویژنوں کے انچارج صاحبان سہ ماہی اجتماعات کی رپورٹیں مرکز میں بھیجنے کی بجائے اپنے حلقے کے قیم جناب محمد یوسف صاحب کو بھیجا کریں۔

۴۔ ہر ڈویژن کے ارکان اور ہمدرد[1] جلدی سے جلدی اپنا پہلا اجتماع منعقد کر کے دو دو تین آدمیوں کے وفود بنالیں اور وہ وفود اپنے گردو نواح کی بستیوں میں جانا شروع کر دیں۔ حتی الامکان نواحی بستیوں کے ہر پڑھے لکھے انسان (مسلم و غیر مسلم) تک اپنا لٹریچر پہنچا دیا جائے اور کوشش کی جائے کہ ہر بستی میں کم سے کم ایک ایک شخص ایسا مل جائے جو اس کارِ خیر میں ہمارا ساتھ عملاً دینے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اس کام کے لیے روابط پیدا کرنے کا انفرادی طریقہ ہی اختیار کیا جائے۔ اس سے پیدا شدہ روابط مستحکم اور مستقل ہوتے ہیں۔

ان وفود کے سلسلے میں وقت ہر رکن اور ہمدرد سے لازماً لیا جائے لیکن یہ وقت اتنا اور ایسا ہونا چاہیے جو وہ بآسانی دے سکیں۔ جو شخص مہینے میں ایک ہی دن دے سکتا ہو اس سے ایک ہی دن پر سردست اکتفا کیا جائے لیکن یہ وقت ہر ماہ باقاعدہ لیا جانا چاہیے۔

۵۔ جہاں جہاں ارکان اور ہمدرد حضرات موجود ہیں ان کو چاہیے کہ اپنے ہاں دارالمطالعہ یا گشتی

[1] یہاں اور دوسرے مقامات پر "ہمدرد" کا لفظ ان لوگوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو ہمارے کاموں میں عملاً حصہ لیتے ہیں اور ہمارے مسلک کو اس حد تک قبول کر چکے ہیں کہ قولاً و عملاً جماعت کی صحیح نمائندگی کر سکیں۔

لائبریری اور مکتبے کا انتظام کریں تاکہ لٹریچر پھیلانے میں زیادہ سے زیادہ سہولت ہو اور جو لوگ کتابیں خریدنا چاہیں وہ خرید سکیں۔

۶- دوسری مسلم اور غیر مسلم جماعتوں سے اختلاف کے معاملہ میں انتہائی احتیاط برتی جائے۔ ان کے کارکنوں میں سے جو جس قدر بھی ہمارے ساتھ چل سکتا ہو اور چلنے کے لیے تیار ہو اسے ضرور ساتھ لیا جائے، مگر اسے اس باب میں بھی کسی غلط فہمی میں نہ رکھا جائے کہ ہمارے اور اس کی جماعت کے مسلک و طریق کار میں اصولاً کیا فرق ہے۔

۷- معاشی مشکلات کو ہمارے ارکان کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہم اپنے ارکان کو سردست کوئی ایسا پروگرام نہیں دے رہے ہیں جس کے لیے انھیں کوئی زیادہ الگ وقت دینا پڑے۔ اس وقت اپنے ارکان سے ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ وہ جس حال اور جس کام میں بھی ہوں سرتاپا اسلام کے نمائندہ اور اس کی تعلیمات کے پابند ہوں۔ گھر میں ہوں یا بازار میں، مسجد میں ہوں یا کاروبار میں، ہر جگہ ان میں یہ احساس موجود رہے کہ وہ مسلمان ہیں اور انھیں اپنے ہر عمل و حرکت کا خدا کے آگے حساب دینا ہے۔

۱۸ اپریل بروز جمعہ | یہ کھلا اجلاس تھا جو ۹ بجے صبح سے ۱۱ بجے دوپہر تک جاری رہا۔ شرکا کی تعداد ۳ سو سے زائد تھی۔ اس کی ابتدا امیر جماعت کی حسب ذیل افتتاحی تقریر سے ہوئی:

حمد و ثنا کے بعد فرمایا: حضرات! ہماری اس جماعت کا جو کچھ مقصد ہے اس کو بیان کرنے کے لیے دوسرے مقامات کے لیے تو ممکن ہے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت ہو لیکن ٹونک کے لوگوں کے سامنے اسے بیان کرنے کے لیے کسی لمبی تقریر کی ضرورت نہیں۔ یہاں تو یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ہمارا مقصد وہی ہے جس کے لیے حضرت سید احمد شہید کھڑے ہوئے تھے۔ یہ مقام وہی ہے جہاں حضرت ممدوح نے اپنے کام کی تیاری کی اور پھر یہی وہ مقام ہے جہاں ان کے لٹے ہوئے قافلے نے آکر پناہ لی۔ اگرچہ اس واقعہ کو سو سال ہو گئے ہیں لیکن ان بزرگوں کے آثار ابھی تک یہاں موجود ہیں اور ان کے کارناموں کی داستانیں بھی بہت سے ذہنوں میں اب تک موجود